جلد ۲۹ | ۱۵ امان ۱۳۲۰ ہش | ۱۶ صفر ۱۳۶۰ھ | ۱۵ مارچ ۱۹۴۱ء | نمبر ۶۰

سیرۃ النبیؐ کے جلسے اور احمدی جماعتیں

دُنیا ظلمت میں گھری ہوئی تھی چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا دکھائی دیتا تھا۔ روحانیت عنقا ہو چکی تھی۔ اور خدا ترسی و خدا پرستی کا مادہ لوگوں کے قلوب سے مٹ چکا تھا زمین و آسمان کا خدا جس کی نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ جو دلوں کے بھیدوں سے آگاہ اور پوشیدہ رازوں کو جاننے والا ہے۔ خود فرماتا ہے۔ کہ بر اور بحر میں فساد برپا ہو چکا تھا۔ نہ خشکی اس کے اثر سے خالی تھی۔ اور نہ تری۔ دُنیا کی یہ حالت زار دیکھ کر خدا تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل مکہ مکرمہ میں ہمارے ہادی و راہنما حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ جس طرح مُردہ زمین پر زور کی بارش برسے۔ تو وُہ زندہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح روحانیت کے لحاظ سے مردہ قلوب کے لئے آپ کا پیغام حیات جاوید بن کر آیا صدیوں کے مُردے زندہ ہو گئے۔ پشتوں کے بگڑے ہُوئے سدھر گئے۔ اور وہ جو خدا تعالےٰ سے قطعی طور پر غافل۔ اور بیگانہ ہو چکے تھے۔ اس کے شیدا اور متوالے بن گئے۔

یہ حیرت انگیز انقلاب اُس قوت قدسیہ کا معجزنما اثر تھا۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی۔ آپ نے جب دعوےٰ کیا۔ تن تنہا تھے۔ مگر جب دُنیا سے جُدا ہُوئے۔ تو اس وقت لاکھوں جری اور بہادر انسان آپ پر اپنی جان پروانہ وار قربان کرنے والے موجود تھے۔

دُنیا میں ہر انسان کی فطرت میں خدا تعالےٰ نے احسان مندی کا جذبہ رکھا ہے۔ اور وُہ اپنے محسن کی قدر کرنا۔ اس کے نام کو ادب و تعظیم سے لینا ضروری سمجھتا ہے۔ محسن کُشی۔ مذہبی اور اخلاقی دُنیا میں ایک بدترین جرم ہے۔ اور ایسا شخص نہ سوسائٹی میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور نہ خدا کے حضور اس کی کوئی عزت ہوتی ہے۔ مگر احسان کی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ اور محسن کی عظمت مختلف مدارج رکھتی ہے۔ بے شک دُنیوی لحاظ سے ہم پر کوئی احسان کرنے والا بھی محسن ہوتا ہے۔ مگر اس احسان کی اُس ہستی کے احسان کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہوتی۔ جو ہمیں خدا سے ملائے۔ جو ہمیں ابدی راحت سے ہم کنار کرے۔ اور جو ہمیں اس خزانہ کا پتہ دے۔ جس سے زیادہ قیمتی اور کوئی خزانہ نہیں۔ اگر دُنیوی محسن عزت کا مستحق ہے تو یقیناً ہمارا روحانی محسن اس سے کروڑوں درجے زیادہ ادب اور تعظیم کا مستحق ہے۔ اور ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وُہ اس کے احسان کی قدر کرتے ہُوئے اپنی ہر ممکن کوشش اس کے ذکر کو بلند کرنے اور اس کی تعلیم کو پھیلانے میں صرف کرے۔

مسلمان اس امر کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ روحانی لحاظ سے ان پر سب سے بڑا احسان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں صراط مستقیم پر نہ چلاتے۔ اگر آپ ہمیں ہدایت کے راستہ پر نہ ڈالتے۔ تو ہم بھی اسی طرح گمراہی اور ضلالت میں پڑے ہوتے جس طرح اسلام سے بیگانہ لوگ پڑے ہیں۔ یہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی احسان ہے۔ کہ آپ نے ہمیں وحشی سے انسان۔ انسان سے باخدا انسان اور باخدا انسان سے خدا نما انسان بنایا۔ قرآن کریم میں اسی احسان کا ذکر خدا تعالےٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔ لقد منّ اللّٰہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم کہ اللہ نے مومنوں پر یہ بہت بڑا احسان کیا۔ کہ ان کی ہدایت کے لئے انہی میں سے ایک رسُول بھیجا۔ جو آیات الہٰیہ ان پر تلاوت کرتا اور انہیں پاکیزہ و مطہر بناتا ہے۔ پس رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے محسنِ اعظم ہیں۔ اور ہم سب کا فرض ہے۔ کہ آپ کے ذکر کو بلند کرنے اور آپ کی تعلیم کو دُنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلانے کے لئے آپ کے فضائل و محاسن دُنیا کے سامنے بار بار پیش کریں۔ اور غیر مسلم اصحاب کو بھی اس چشمہ ہدیٰ کی طرف کھینچ کر لائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے امسال سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے لئے ۶ اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اور نظارت نے یہ ہدایت بھی دی ہے کہ اس موقعہ پر مقررین میں زیادہ تر معزز غیر مسلم احباب کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ چونکہ اگلے ماہ میں یہ مقدس تقریب منائی جانے والی ہے۔ اس لئے جماعت کے تمام دوستوں سے التماس کی جاتی ہے۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس احسان کو یاد کرتے ہُوئے جو آپ نے ہم پر اور باقی تمام دنیا پر کیا۔ اس دن کو پورے اہتمام کے ساتھ منائیں اب کے بھی مضامین وہی ہوں گے۔ جو گزشتہ سالوں میں بیان ہو چکے ہیں۔ صرف ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ان مضامین کے متعلق پوری طرح تیاری کی جائے۔ اور ٹھوس معلومات فراہم کر کے پیش کی جائیں۔ ہر سال جب سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ کئی غیر مسلم اس امر کا کھلے طور پر اعتراف کرتے ہیں۔ کہ بین الاقوامی منافقت کے سدباب کے لئے اس قسم کے جلسے نہایت مفید ہیں۔ پس جبکہ ان جلسوں کی ضرورت اور اہمیت بعض غیر مسلم بھی سمجھ چکے ہیں۔ یہ امر بے حد افسوسناک ہوگا۔ اگر کسی جگہ کے احمدی ان جلسوں کے انعقاد کا مناسب انتظام نہ کریں حسب معمول اس موقعہ پر "الفضل" کا خاص نمبر بھی شائع کرنے کی کوشش کی

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ امان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ½۱۰ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج ورم کم ہے۔ مگر ضعف دوران اور سر درد کی تکلیف زیادہ رہی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں

آج موضع بیری میں جماعت احمدیہ کا غیر احمدیوں کے ساتھ وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہما الصلوٰۃ والسلام پر کامیاب مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی ابو العطاء صاحب اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی عبداللہ صاحب معمار مناظر تھے۔ قادیان سے بھی بکثرت لوگ شامل ہوئے۔

امتحان "فتح اسلام"

دور حاضرہ ایک نازک مرحلہ میں سے گزر رہا ہے۔ قومیں طمع لالچ اور خود غرضی کی بناء پر آپسمیں برسرپیکار ہیں۔ دنیا کا امن مفقود ہو چکا ہے۔ تباہی و بربادی کے سیاہ اور بھیانک بادل چھائے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں ہماری ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلا دیں تا دنیا اسلام کی دلربا اور پرامن تعلیم سے واقفیت حاصل کرکے تا ابد اللہ تعالےٰ کی قہری تجلیات سے نجات حاصل کر سکے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ پہلے ہم خود احمدیت کی تعلیم سے کماحقہ واقف ہوں۔

اس مقصد کے پیش نظر خدام الاحمدیہ حضور علیہ السلام کی ایک کتاب کا ہر تین ماہ کے بعد امتحان لیتی ہے۔ اس سلسلہ کا چوتھا امتحان جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲۰ شہادت (اپریل) کو ہوگا۔ اس امتحان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فتح اسلام کو بطور نصاب مقرر فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ بکثرت اس امتحان میں شریک ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔

گزشتہ اعلان میں قائدین مجالس کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی۔ کہ وہ جلد از جلد اپنی اپنی جگہ کے شامل ہونے والے احباب وخواتین کی فہرست معہ فیس داخلہ بحساب ایک پیسہ فی کس ارسال فرمائیں۔ لیکن ابھی تک انہوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اب مکرر انہیں اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ امید ہے وہ فرض شناسی کا پورا ثبوت دیتے ہوئے بہت جلد فہرستہائے مطلوبہ ارسال فرمائیں گے۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تمام خواندہ احباب اور خواتین اس امتحان میں ضرور شریک ہوں۔ خاکسار عبداللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آنریری انسپکٹران بیت المال کی ضرورت

احباب کو علم ہے کہ مالی سال حال کے ختم ہونے میں اب قریباً ڈیڑھ ماہ باقی رہ گیا ہے۔ جملہ بقائے اس عرصہ میں صاف ہو جانے چاہئیں۔ اس ضمن میں نظارت بیت المال کو کئی جماعتوں میں آنریری خدمات کی ضرورت ہے۔ اس لئے جو دوست کسی نزدیک کی جماعت میں وصولی کرنے میں مدد دے سکیں۔ اور حساب کتاب کے کام سے بھی واقف ہوں۔ وہ اپنے ناموں سے بتوسط امیر یا پریذیڈنٹ مقامی ایک ہفتہ کے اندر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں۔ کہ وہ کون کون سی جماعت میں جا سکتے ہیں۔ ناظر بیت المال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک رکعت میں قرآن ختم کرنا

ذکر ہوا کہ ایک رکعت میں بعض لوگ قرآن کو ختم کرنا کمالات میں تصور کرتے ہیں۔ اور ایسے حافظوں اور قاریوں کو اس امر کا بڑا فخر ہوتا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ گناہ ہے۔ اور ان لوگوں کی یہ لاف زنی ہے۔ جیسے دنیا کے پیشہ والے اپنے پیشہ پر فخر کرتے ہیں۔ ویسے ہی یہ بھی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریق کو اختیار نہ کیا۔ حالانکہ اگر آپ چاہتے تو کر سکتے تھے۔ مگر آپ نے چھوٹی چھوٹی سورتوں پر اکتفا کی:

انعامات کی ام

ہر ایک شے کی ایک ام ہوتی ہے۔ میں نے سوچا کہ اللہ تعالےٰ کے جو انعامات ہیں۔ ان کی ام کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ ان کی ام ادعونی استجب لکم ہے۔ کوئی انسان بدی سے بچ نہیں سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ کا فضل نہ ہو۔ پس ادعونی استجب لکم فرما کر یہ جتلا دیا۔ کہ عاصم وہی ہے۔ اسی کی طرف تم رجوع کرو۔

استغفار

گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے۔ اگر انسان یقین سے توبہ کرے تو خدا بخش دیتا ہے۔ پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے۔ حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گزشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا آئندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے۔ اس کا صدور بالکل نہ ہو۔ فلا تزکوا انفسکم سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ معصوم اور محفوظ ہونا تمہارا کام نہیں ہے خدا کا ہے۔ ہر ایک نور اور طاقت آسمان سے ہی آتی ہے۔

پاس اور فیل

ڈاکٹری کے امتحان کا ذکر تھا اس پر فرمایا کہ پاس کے خیال میں مستغرق ہو کر اپنی صحت کو خراب کر لینا ایک مکروہ خیال ہے۔ اول زمانہ کے لوگ علم اس لئے حاصل کرتے تھے۔ کہ توکل اور رضا الٰہی حاصل ہو۔ اور طبابت تو ایسا فن ہے۔ کہ اس میں پاس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جب ایک طبیب شہرت پا جاتا ہے تو خواہ فیل ہو مگر لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے۔ (البدر ۱۹ جون ۱۹۰۳ء نمبر ۲۲ جلد ۲)

نمائندگان مجلس مشاورت کو ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلس مشاورت کے انعقاد کے متعلق اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب کے شرائط وغیرہ کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ چونکہ ابھی تک نمائندگان کے اسماء گرامی سے کسی جماعت کی طرف سے اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے حسب منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی اطلاعات کا مجلس مشاورت کے انعقاد سے پندرہ دن قبل دفتر ہذا میں پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس کے مطابق اس دفعہ ۲۶ امان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء کی شام تک یہ اطلاعیں پہونچ جائیں۔ نیز جماعتوں کی اطلاع کے لئے مزید وضاحت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نمائندہ کے بقایا دار نہ ہونے کی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے اور انتخاب کے باقاعدہ ہونے کی اطلاع امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے ہونی چاہیئے۔ جس میں درج ہو کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں بالاتفاق یا بکثرت رائے فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

ایشیا اور اسلامی ممالک کے لئے متوقع خطرات اور ان کا علاج

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں دُنیا کے ممالک کے لئے آنے والے خطرات کا جہاں ذکر فرمایا ہے۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ:-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں"۔

یورپ میں بدامنی کا ایسا ہولناک نظارہ گذشتہ ڈیڑھ برس سے دُنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ جو کبھی فراموش نہیں ہو سکے گا۔ جو فساد اس وقت وہاں بپا ہے۔ اس کے اثرات شائد قیامت تک [illegible] سے ناپید نہ ہو سکیں گے۔ آئندہ کا تو علم نہیں لیکن ماضی میں اس بدامنی اور فساد کی کوئی نظیر نہیں۔ ایشیاء اس وقت تک براہ راست اس کی لپیٹ میں نہیں آیا تھا۔ گو اس کے اثرات سے وُہ بچا ہُوا نہ تھا۔ مگر اب جنگ ایک ایسے مرحلہ میں داخل ہو رہی ہے۔ کہ جس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ شائد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا پیشگوئی کے حصہ متعلقہ ایشیاء کے بھی پُورے ہونے کا وقت آگیا ہے کیونکہ مجسم فتنہ وفساد اور آتش جنگ کو فروزاں رکھنے کے ذمہ وار نازی تباہی و بربادی بدوش ایشیا کے دروازہ کے بالکل قریب آپہنچ چکے ہیں۔ گویا ستمبر ۱۹۳۹ء میں جو آگ ایشیاء سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر مشتعل ہُوئی تھی۔ وُہ کئی ملکوں کی آزادی کو خاکستر کرتی۔ اور کروڑوں بندگانِ خدا کو اپنے آستانہ پر جھکاتی ہُوئی چند سو میل کے فاصلہ پر آپہنچی ہے۔ جرمن افواج ترکی کی سرحد پر کیل کانٹے سے لیس کھڑی ہیں۔ اور ان کے اور ایشیا کے درمیان صرف یورپین ترکی کا چھوٹا سا علاقہ اور ایک آدھ میل عریض درہ دانیال کے سوا کوئی روک نہیں۔

جرمن سفاکوں کا اس طرح آندھی کی طرح ترکی کی سرحد تک بڑھتے چلے آنے کے سوائے اس کے کوئی معنے سمجھ میں نہیں آتے۔ کہ وُہ ترکی سے گزر کر شام فلسطین۔ عراق اور نہر سویز وغیرہ تک پہونچنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو بظاہر ان کے اس طرف بڑھتے چلے آنے کا کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اور چونکہ جرمن مدبرین کسی اصل اور کسی وعدہ کے پابند نہیں۔ اس لئے یہ امر کوئی بعید نہیں کہ وُہ ترکی پر چڑھائی کر دیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ اقدام جہاں تمام ایشیائی اقوام کے لئے خوفناک ہے۔ وہاں مسلمانوں کے لئے بالخصوص المناک ہے۔ کیونکہ ترکی سرحد پر نازیوں کا قدم رکھنا گویا تمام اسلامی ممالک پر حملہ کے مترادف ہے۔ ترُکی وُہ دروازہ ہے۔ جو ایشیا کو یورپ کے برّی حملوں سے محفوظ رکھنے کا کام دیتا ہے۔ اور اگر کوئی اس دروازہ میں داخل ہو جائے۔ تو گویا تمام اسلامی ممالک خطرہ میں پڑ گئے۔ اور خود ہندوستان کے لئے بھی خطرات بہت بڑھ جائینگے۔ گو یہ صحیح ہے۔ کہ اگر ایسا ہُوا۔ تو یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ ترکی ایک زبردست طاقت ہے۔ اور برطانی قوت کے ساتھ مل کر دُشمن کے لئے ایک ایسی زبردست مزاحمت پیدا کر سکتی ہے جسکا بظاہر توڑنا مشکل ہے۔ اس امر کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ کہ چونکہ ٹرکی ایشیا کی حفاظت کا اولین مورچہ ہے۔ اور برطانیہ کے ایشیا میں ایسے مفادات ہیں کہ جن کا محفوظ رہنا خود اس کی اور اس کے ایمپائر کی سلامتی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اس لئے وُہ اس مورچہ کی حفاظت کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دے گا۔

ان حالات میں غیر اغلب نہیں۔ کہ ترکی کی سرزمین پر ہی جرمنی اور برطانیہ کی فیصلہ کُن ٹکر ہو جائے۔ پھر ایشیائی ترکی کا محل وقوع ایسا ہے۔ کہ کسی دشمن فوج کا اس کے ساحل پر اُترنا نہایت مشکل ہے۔ ساحل سطح سمندر سے کہیں بھی سو فٹ سے کم اونچا نہیں۔ اور اکثر جگہ تو دو سو فٹ بلند ہے۔ پھر تمام ساحل جنگلات گھاس پھونس غاروں اور درختوں سے اٹا پڑا ہے۔ اور ان تمام محفوظ مقامات پر ترکوں نے ایسے مخفی مورچے بنا رکھے ہیں۔ کہ بمباروں کی زد سے بالکل محفوظ رہتے ہُوئے آنے والے دُشمن کا سمندر میں ہی خاتمہ کر سکتے ہیں۔ یہ گویا ترکی کی قدرتی میجنو لائن ہے۔

پھر درہ دانیال اور درہ باسفورس دونوں کا عرض اس قدر کم ہے۔ کہ نہایت آسانی کے ساتھ سرنگوں کے ذریعہ انہیں ناقابلِ عبُور بنایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ جنگ میں ترکی نے صرف ۲۶ سرنگوں کے ذریعہ درہ دانیال کو بند کر دیا تھا۔ یہ تمام حالات گو نہ اطمینان بخش ہیں۔ اور ان سے تسلی ہوتی ہے۔ کہ دشمن اس مرحلہ کو تر نوالہ نہ پائے گا۔

لیکن الحرب خدعۃ کے ارشادِ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشِ نظر کسی بھی انتظام پر تکیہ کرنا درست نہیں۔ انسان کا اصل تکیہ اپنے پیدا کرنے والے خالق اور مالک پر ہی ہونا چاہیئے۔ جو قادرِ مطلق۔ اور رب العالمین ہے۔ جس کے قبضہ میں ہر ایک چیز ہے۔ اور جس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ مسلمان جہاں تک اس خطرہ کو زیادہ قریب پائیں۔ اور اپنے اپنے شعُور کے مطابق جہاں تک بھی اس کو نزدیک آتا ہُوا دیکھ کر اپنے دل میں تشویش اور پریشانی محسوس کریں۔ اتنا ہی انہیں خدا تعالےٰ کی طرف زیادہ جھکنا چاہیئے۔ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اصلاحِ نفس کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اگر ان کی گرفت کا وقت آچکا ہو تو بھی خدا تعالےٰ کا رحم وکرم غالب آکر انہیں اپنی مغفرت۔ اور عفو کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور ایشیا کی سرزمین بالخصوص اسلامی ممالک اور ہندوستان اس آگ کی لپیٹ سے بچ جائیں۔ جس کے سامنے ہر چیز بھسم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بظاہر حالات نہایت تشویشناک ہیں۔ لیکن جیسا کہ اس زمانہ کے مامور اور مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ سے خبر پا کر فرما چکے ہیں۔ اس کا ایک علاج بھی ہے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اَے غافلو اب آگ برسانے کو ہے۔

پھر فرماتے ہیں:-

"خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خُدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وُہ مردہ ہے۔ نہ کہ زندہ"۔ (صفحہ ۲۵۷)

پس آنے والے خوفناک ایام کے تباہ کُن اثرات سے محفوظ رہنے کا یہی ایک طریق ہے۔ اور جو لوگ اس سے غافل ہیں۔ ان کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وُہ آنے والے خطرات کی نزاکت کے احساس سے محروم ہیں۔ کاش وُہ دیکھیں۔ کہ دُنیا کیسے خوفناک انقلاب کے دروازہ پر کھڑی ہے۔ کیا کچھ ہو چکا۔ اور کیا ہونے والا ہے۔ اور پھر ظاہری سامانوں کی بے ثباتی اور انسان کی بے چارگی پر نظر کرتے ہُوئے سوچیں کہ حقیقی ملجا و ماویٰ وہی ہے۔ انسانی سامان اور تدابیر سب ہیچ ثابت ہو چکی ہیں اور خدا تعالےٰ کے عذاب اور اس کی گرفت سے محفوظ نہیں رکھ سکتیں۔ حقیقی اور صحیح علاج وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے۔ اور اسی کو اختیار کرنے سے ان خطرات کا حقیقی علاج ہو سکتا ہے۔

غیر مبایعین کلمہ گو مسلمانوں کو فاسق سمجھتے ہیں

اخبار "پیغام صلح" (۸ مارچ ۱۹۴۱ء) لکھتا ہے۔ کہ

"قادیانی بھائی ایسے پکے ثابت ہوئے ہیں۔ کہ لاکھ ان کے سامنے کوئی سر رگڑے کلمہ کا اقرار کرے۔ نمازیں پڑھے روزے رکھے۔ حج کرے۔ جب تک وہ حضرت مسیح موعود پر ایمان نہ لائے۔ نہیں بلکہ ایمان لے بھی آئے ظاہری بیعت نہ کی ہو تو پھر بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

"پیغام صلح" نے بخیال خود یہ بڑا وزنی اعتراض کیا ہے۔ لیکن دراصل یہ اعتراض جماعت احمدیہ قادیان پر نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہے۔ کیونکہ آپ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ

"خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔" (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "فمن سوء الادب ان یقال ان عیسٰی ما مات وان ھو الا شرک عظیم یاکل الحسنات"۔ یعنی یہ کہنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر موت وارد نہیں ہوئی سخت بے ادبی ہے۔ اور حیات مسیح کا عقیدہ شرک عظیم ہے۔ جو کہ انسان کی نیکیوں کو کھا جلنے والا ہے۔

(الاستفتاء عربی صفحہ ۳۹)

(۲) نیز فرمایا:۔

"ھو میت ولا یعود الی الدنیا الی یوم یبعثون ومن قال متعمداً خلاف ذالک فھو من الذین ھم بالقراٰن یکفرون الا الذین خلوا من قبلی فھم عند ربھم معذورون"۔ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اب وہ قیامت تک دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ اور جس نے عمداً اس کے خلاف کہا۔ وہ ان لوگوں میں سے ہے جو قرآن مجید کے کافر ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور وہ حیات مسیح کا عقیدہ رکھتے تھے۔ وہ خدا کے ہاں معذور ہیں۔

(استفتاء عربی صفحہ ۴۴)

ظاہر ہے کہ حیات مسیح کے عقیدہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرک عظیم بتایا ہے۔ اور رسالہ دافع البلاء صفحہ ۱۵ میں ایسے عقائد رکھنے والے کو مشرکانہ عقائد کا حامل ٹھہرایا ہے۔ نیز وفات مسیح نہ ماننے والے کو قرآن کریم کا کافر قرار دیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جو مسلمان اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی توحید کے قائل بتاتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ اور حج بیت اللہ کرتے ہیں۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر مانتے اور ان کی دوبارہ آمد کے قائل ہوں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا تحریرات کی رو سے کیا ہیں؟

پھر غیر مبایعین حضرت مسیح موعودؑ کو مجدد تو مانتے ہیں اور ان کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب فتوےٰ دے چکے ہیں۔ کہ "مجددوں کا ماننا ضروری ہے۔ اور ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام ص ۱۸۵)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک شخص جو کلمہ کا اقرار کرتا ہو۔ نماز قبلہ رو پڑھتا ہو۔ روزے رکھتا ہو۔ حج کرتا اور زکوٰۃ دیتا ہو مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد نہ مانتا ہو۔ وہ مومن ہوگا یا کہ فاسق؟ اگر فاسق ہوگا تو غیر مبایعین کے متعلق کیوں یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ لاکھ ان کے سامنے کوئی سر رگڑے۔ کلمہ کا اقرار کرے۔ نمازیں پڑھے روزے رکھے۔ حج کرے۔ جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد نہ مانے پھر بھی وہ فاسق ہی ہوتا ہے۔

قرآن شریف میں موجودہ جنگ کے متعلق ذکر

از خان بہادر محمد دلاور خانصاحب

اس سے قبل میں نے ناظرین الفضل کیلئے سورۃ النازعات کی تفسیر لکھی تھی جسمیں موجودہ جنگ کا مجھے نقشہ نظر آتا ہے۔ یہ صرف اس قادر مطلق علیم اور حکیم رب کے علم میں ہے۔ کہ جو کچھ میں اس سورۃ کے بارے میں سمجھا ہوں درست ہے یا نہیں۔ ابھی ابھی مجھے کسی خانگی معاملے میں اپنی بیوی کو ذرا سخت الفاظ میں یہ کہنا پڑا۔ کہ خدا کا غضب زمین پر اترا ہے۔ اور اتر رہا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اسکی رضا کی راہوں پر چلیں۔ اور اسکی مخلوق پر رحم کریں۔ اسی اثنا میں میں نے اپنی بیوی سے کہا جاؤ میرا قرآن لاؤ تا کہ میں پڑھوں اور تم بھی جاکر قرآن پڑھو۔ میں نے جونہی قرآن کھولا سورہ الحج کی ابتدائی آیات میں مجھے پھر اس موجودہ تباہی کا نقشہ نظر آیا۔ الفضل کے ناظرین کی خاطر اور اپنی تفہیم کے مطابق میں ان آیات کی تفسیر درج کرتا ہوں۔ اے میرے قادر مطلق رب جو باوجود میری کمزوریوں کے مجھ سے بے حد محبت رکھتا ہے۔ مجھے قرآن کی گہرائیوں سے آگاہ کر۔ اور اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اور مجھ سے وہ خدمت لے جس سے تو راضی ہو

یا ایھا الناس اتقوا ربکم اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم اس گھڑی کا ہولناک واقعہ بڑی شے ہے۔ فرمایا زلزلے تو بہت آئیں گے۔ لیکن وہ ہولناک زلزلہ جو قیامت کے قرب میں ہوگا۔ ایک عظیم بلا ہوگی۔ اور اسکی خاص وجہ یہ ہوگی۔ کہ لوگوں کے دلوں میں خوف خدا نہ رہیگا۔ اس لئے فرمایا۔ کہ اگر تم اسی طرح بد عملی کرتے رہوگے۔ تو تم پر وہ ہولناک واقعہ آجائیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ بہت جلد دنیا پر سخت تباہی آنیوالی ہے۔ جس کو خداوند نے زلزلہ کا نام دیا ہے۔ اور جس سے بے شمار جانی ومالی نقصان ہوگا۔

یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاریٰ وما ھم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید۔ ان آیات میں بعینہٖ وہی نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جو آجکل یورپ اور افریقہ کے بعض ممالک کا ہے۔ یاد رہے۔ کہ قیامت کے روز نہ تو حمل والی اپنا حمل گرائے گی۔ اور نہ دودھ پلانے والی اپنا بچہ بھول جائیگی۔ یہ نقشہ اسی دنیا میں کسی خاص تباہی کے بارے میں ہے۔ جس کی وجہ سے بیحد گھبراہٹ پیدا ہو جائیگی۔ اور لوگ متوالے پھرتے ہونگے۔ زمینی توپوں اور آسمانی بموں سے اسقدر گھبراہٹ لوگوں میں پھیلے گی۔ کہ بعض حمل والیاں اپنا حمل گرا دیں گی۔ اور بعض دودھ پلانیوالیاں اپنے بچوں سے مجبوراً جدا ہونگی۔ اور انکو محفوظ کرنیکی خاطر انکو کہیں بھیجدینگی۔ یہ اسلئے ہوگا۔ کہ اللہ کا شدید عذاب زمین پر اترا ہوگا

اگلی آیات میں اس تباہی کے بعض وجوہ کا ایک لطیف پیرائے میں ذکر ہے۔ فرمایا: ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ویتبع کل شیطٰن مرید یعنی اس زمانے میں بعض لوگ تو اس قسم کے ہونگے۔ جو اللہ کی ذات کے بارے میں جھگڑا کرینگے۔ آیات کے اس حصے میں ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جنہوں نے اللہ کی ذات سے انکار کر دیا ہے۔ یا انہوں نے بغیر کسی علم کے اللہ تعالےٰ کیلئے ایک بیٹا بنا رکھا ہے۔ تعجب ہے کہ دنیاوی علوم حاصل کرنے کی خاطر انہوں نے بیحد مجادلہ سے کام لیا اور لمبا سال کی محنت اور تفکر کے بعد انہوں نے ریل گاڑی موٹر کار ہوائی جہاز وغیرہ وغیرہ ایجادات کیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی ذات کے بارے میں انہوں نے ہرگز علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کی۔ ریل گاڑی موٹر کار بنانے کی خاطر انکو ایک خاص یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ جہاں انکے لئے ایک خاص کورس مقرر ہے۔ اور ایک خاص سٹاف لیکن الٰہی علم حاصل کرنے کے لئے جب انکو کہا جاتا ہے۔ کہ اسلامی یونیورسٹی میں داخل ہو جاؤ۔ جہاں ایک ہی کورس ہے جسکا نام قرآن ہے۔ اور جہاں ایک ہی اعظم پروفیسر ہے۔ جس کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ تو وہ وہاں جانے سے انکار کرتے ہیں۔ پھر انکو کہا جاتا ہے۔ کہ اس مقدس تعلیم کے پھیلانے اور اسپر روشنی ڈالنے کی خاطر خدا کا مسیح موعود قادیان میں آیا۔ جہاں آج بھی اسکا خلیفہ اسی مقدس کام کی تکمیل کے لئے موجود ہے۔ تو یہ قومیں توجہ نہیں کرتیں۔ اس لئے فرمایا۔ یجادل فی اللہ بغیر علم۔ یعنی جب انکو بلایا جاتا ہے کہ آؤ الٰہی علم سیکھو تو انکار کرتے ہیں۔ اور پھر اسقدر دلیر ہیں کہ اللہ کی ذات کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں۔ یعنی یہ تو ایسا ہی ہوا کہ ایک نوجوان کہے کہ اپنے گھر بیٹھے ہوئے مجھے ہوائی جہاز کا بنانا اور اڑانا سکھاؤ۔ یہ کسقدر اسکی حماقت ہوگی۔ اگر اسکی یہی خواہش ہے۔ تو اسکو وہاں جانا چاہیئے جہاں اس علم کے سیکھنے کا کالج ہے۔ آگے فرمایا ویتبع کل شیطٰن مرید یعنی اس زمانے میں بہت سارے سرکش شیطان ہونگے اور عوام انکی پیروی کرینگے۔ ہمارے اس زمانے میں یورپ اور ایشیا خاص طور پر ان سرکش شیطانوں سے بھرے ہوئے ہیں جو یعنی اس ہولناک واقعہ کے ظہور کے وقت لوگ ان سرکش شیطانوں کی کتابوں اور لیکچروں سے بہت متاثر ہونگے انکی کتابوں اور لیکچروں میں دہریت کا ذکر ہوگا۔ یہ لوگ اسلامی نظام کی مخالفت کرینگے اور اپنے اپنے اڈے بنائیں گے۔ حالانکہ اسوقت خدا کا مسیح یا اسکا خلیفہ

مولوی ثناءاللہ صاحب کے ایک مطالبہ کی حقیقت

اخبار اہلحدیث امرتسر کی ہفتہ وار چند ایک اشاعتوں میں اور پھر بذریعہ چھوٹے اشتہاروں کے مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری نے اس بات کا ایک بڑی تحدی کے ساتھ اعلان فرمایا ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کا یہ دعویٰ کہ انہیں قرآن شریف میں ابن مریم تبلایا گیا ہے۔ سراسر غلط اور نادرست ہے۔ اور پھر صرف اسی ایک امر کو مدار صداقت جناب مرزا صاحب قرار دے کر فیصلہ چاہا ہے۔ کہ اگر یہ بات حسب بیان جناب مرزا صاحب ثابت ہو تو وہ سچے ہیں اور انکے تمام دعاوی بھی سچے ہیں۔ ورنہ تمام جماعت مرزائیہ کو تائب ہونا چاہیئے۔

مولوی صاحب نے علاوہ اسکے مزید دیگر طریقوں سے بھی ایک طرف تو اپنے آپ کو پابند کیا ہے۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ سے بھی کئی ایک وعدے طلب کئے ہیں۔ میں نے جناب مولوی صاحب کی اخباری تحریریں اور اشتہارات مجریہ کو کئی کئی بار غور سے پڑھا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جناب مولوی صاحب اس دعوے میں نہ تو خود اپنے ساتھ نہ عام مسلمانوں کے ساتھ اور نہ ہی جماعت احمدیہ کے ساتھ انصاف فرما رہے ہیں۔ جناب مولوی صاحب کا دعویٰ بالکل شکسپیئر کے شائی لوک کی طرح سیر بھر گوشت لینے کا ہے جو نہ کم و بیش کاٹا جائے اور نہ ہی قطرات خون سے ملوث ہو۔ یہ مطالبہ ایک مذاق ہے اور تضیع اوقات۔ اور جناب مولوی صاحب کی ذات اس سے اعلیٰ اور ارفع ہونی چاہیئے۔ یہ تو جناب مولوی صاحب جانتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے قرآن شریف ضرور پڑھا ہوگا۔ اور ہر ایک مسلمان جس نے قرآن شریف پڑھا ہے خوب جانتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نام لیکن ابن مریم کہیں درج نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسا کہہ کر اور لکھ کر جناب مرزا صاحب کسی کو یقین دلا سکتے تھے۔ اور اپنی سچائی پر ایسی دلیل لا سکتے تھے۔ جناب مولوی صاحب عام مسلمانوں کو ایک نہایت نازک پوزیشن میں رکھ رہے ہیں۔ اور اس مطالبہ اور اس کے نتائج سے ایک بڑی ذمہ واری اپنے سر لے رہے ہیں۔ کیونکہ معیار صداقت کے لئے جناب مولوی صاحب کا حربہ ایک فضول اور بے ہودہ مطالبہ ہے اور سمجھدار پبلک کو ہنسی کا موقعہ مل رہا ہے۔ نہ خود جناب مرزا صاحب کا منشاء ایسا تھا جس پر اعتراض ہو رہا ہے۔ اور نہ کوئی سمجھدار مسلمان ایسا تسلیم کرنے کو تیار ہے کہ مراد شائیلوک کے سیر بھر گوشت سے ہے۔ کیونکہ یہ امر عام پبلک کے سامنے ایک سے زیادہ مرتبہ آچکا ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ "ابن مریم" ہونے کا کیا ہے اور کس رنگ میں ہے۔ خود جناب مولوی صاحب اپنے دل میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور دیگر مسلمان بھی بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں مغالطہ دہی ذرا مشکل ہے۔ جناب مرزا صاحب نے اس مسئلہ پر تقریری اور تحریری بیشمار رنگوں میں روشنی ڈالی ہے۔ جس کا اعادہ یہاں ضروری نہیں ہے۔ بھلا ایک ایسے امر کے جس کی وضاحت اور تشریح ایک سے زیادہ مرتبہ ہو چکی ہو۔ اور خود جناب مرزا صاحب اس کے متعلق متعدد بار تحریر کر چکے ہوں ان کے منشاء اور مطلب کے خلاف معنی لیکر ایسا اعتراض کرنا اور اس کو معیار صداقت جماعت احمدیہ قرار دینا ایک بچوں کی سی بات نہیں تو اور کیا ہے۔ اور جناب مولوی صاحب سے ایسے امور کی نہ تو امید ہے اور نہ ان کے شایان شان ہے۔ اور نہ ہی عام مسلمان انہیں ایسی اجازت دے سکتے ہیں۔ ایسے بے وزن اور غیر معقول مطالبات سے جناب مولوی صاحب اپنے دیگر مطالبات کو بھی بے وقعت کر کے جماعت احمدیہ کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ جناب مولوی صاحب جس شعر کا حوالہ دے کر اپنے اعتراض کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان سے معافی مانگتے ہوئے عرض کروں گا۔ کہ وہی شعر انکے اعتراض کو بے حقیقت اور بے جان کئے دیتا ہے۔ کیونکہ مفہوم دونو شخصیتوں کا جو لفظ "ابن مریم" کے تحت میں آتی ہیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مسیح انجیلی اور روح اللہ قرآنی دو جدا جدا مفہوم قرار دے کر خطاب کیا گیا ہے اور "ابن مریم" کے استعمال کی مراد ظاہر کی گئی ہے۔ اور یہ ایسی واضح حقیقت احمدی لٹریچر میں پائی جاتی ہے کہ شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

بہر حال میں پھر اپنے یقین کو دہراتا ہوں کہ جناب مولوی صاحب اپنے اس اعتراض میں اور اسے معیار صداقت دعاوی جناب مرزا صاحب قرار دینے میں محض چھیڑ خانی سے کام لے رہے ہیں جو انکی شان کے مناسب نہیں۔ کیونکہ اعتراض فی نفسہٖ بالکل بودا اور بے جان ہے۔ اور مطالبہ محض شائیلوک کا سیر بھر گوشت کا مطالبہ ہے۔

اور اگر جناب مولوی صاحب سچ مچ اپنے ایمانیہ رنگ میں اس اعتراض کو متانت اور سنجیدگی سے پیش کر رہے ہیں۔ تو پھر انکا طرز استدلال اور رنگ اعتراض نہایت ہی گھٹیا درجہ کا ہے۔ اور ان کی روش مباحثہ اور طریق مناظرہ بالکل وہی ہے جو کسی وقت (اب سے دُور) امرتسر میں آریہ سماج کے آتمارامی جلسوں میں اختیار کیا جاتا تھا۔ اور غرض جس کی محض حاضرین میں ہا ہُو پیدا کرنی ہُوا کرتی تھی۔

مسلمانوں کا وہ گروہ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا منتظر ہی نہیں ہے وہ تو اس تنازعہ سے پاک ہے۔ وہ اگر جناب مرزا صاحب کی صداقت کا قائل ہو گا تو اس دعویٰ کو محض ایک استعارہ سمجھے گا اور بس۔ پھر وہ گروہ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا منتظر ہے اسمیں بعض تو ایسے ہیں جو انہیں فوت شدہ سمجھتے ہیں انکے لئے تو آنیوالا موعود نسبتاً ہی "ابن مریم" ہو سکتا ہے۔ اور مثیل ہونا ہی وجود مریم کیطرف توجہ دلا سکتا ہے۔ اور یہی احمدیوں کا عقیدہ ہے اور وہ لوگ جو ابھی تک سچ مچ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ بجسد عنصری ویسے کا ویسا تمام فضاء کائنات کل اور موجودات اتم میں سمایا ہُوا یقین رکھتے ہیں۔ اور پھر ایک نقطہ پر سمٹ سمٹا کر منارہ دمشق پر انکے نزول کا ایمان رکھتے ہیں۔ انکے لئے البتہ یہ اعتراض کچھ حقیقت رکھتا ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب ایسا اعتقاد نہیں رکھتے ان کے نزدیک "ابن مریم" موعود چودھویں صدی ہجری کا مُصلح اور خلیفہ ہے۔ اور چند ایک نسبتوں اور خصوصیتوں کی وجہ سے وہ "ابن مریم" کہلاتا ہے۔ جناب مولوی صاحب ذرا سنئے تو! جو صاحب جناب مرزا صاحب کو موعود زمانہ اور موعود مسیح تسلیم کریگا۔ اور انہیں خلیفہ "الرسول" (فداہ ابی وامی وروحی) مانیگا۔ اور پھر سلسلہ موسوی اور سلسلہ محمدی کی مماثلت پر از روئے قرآن شریف ایمان رکھیگا۔ تو وہ از روئے قرآن شریف انہیں مماثلتی سلسلہ میں "ابن مریم" بھی کہے گا۔ اور مدعی کا ایسا دعویٰ از روئے قرآن شریف لازماً درست بھی ہوگا۔ کیونکہ مسیح موعود اور خلیفہ "الرسول" ہو کر ہی اس نے اپنا نام قرآن شریف میں ہونا بیان کیا ہے۔ بھلا مریم میں پھونکی ہوئی روح مجسم ہو کر متمثلاً "ابن مریم" نہ ہوگی۔ تو آپ ہی بتلائیں کہ اس کا کیا نام ہوگا۔ یہ حقیقت بیان کردہ قرآن شریف ہے، لاکھ ہیرا پھیری کریں۔ انکار کی گنجائش محض زیبا نہ ہوگی۔ اور جو شخص ان کو مسیح موعود۔ اور موعود زمانہ ہی نہ مانے گا۔ اس کے لئے آپ کا یہ سب گورکھ دھندا ایک بکھیڑا ہی ہوگا۔ دیکھئے خلفاء کا ہونا۔ امت موسوی میں ابن مریم کا ہونا۔ موسوی اور محمدی سلسلوں میں مشابہت تامہ کا ہونا۔ بطن مریم سے "ابن مریم" کا ظہور میں آنا۔ یہ سب قرآنی صداقتیں ہیں۔ اور اگر جناب مرزا صاحب کا مسیح موعود، موعود زمانہ خلیفہ "الرسول" ہونا درست ہے تو یقیناً اور حتماً ان کا نام "ابن مریم" قرآنی حقیقت ہے۔ اور اس سے انکار غلط اور صد بار غلط ہے۔

جناب مولوی صاحب اگر ذرا بھی توجہ دیں گے۔ تو یہ حقیقت بالکل صاف اور واضح ہو جائے گی۔ کہ اگر موعود ہونے کا عقیدہ تسلیم ہے۔ تو قرآن شریف میں ان کا نام بھی "ابن مریم" مل جاتا ہے۔ اور اگر وہ عقیدہ ہی تسلیم نہیں ہے تو پھر قصہ ہی کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جناب مولوی صاحب نے اعتراض کرتے وقت اس پہلو کو مدنظر نہیں رکھا ہے۔ اس لئے ان کا یہ مطالبہ جماعت احمدیہ سے جائز اور درست نہیں ہے۔ اور چونکہ خود جناب مولوی صاحب موعود مسیح اور موعودِ زمانہ اور خلیفہ الرسول کے قائل ہیں۔ اس لئے وہ مماثلتی رنگ میں اس کے "ابن مریم" ہونے سے انکار نہیں کر سکتے۔ اور جب موعود کا ابن مریم ہونا تسلیم ہوگا۔ تو لازماً قرآنی اصطلاح بھی اس پر عاید ہوگی۔

آخر میں مجھے جناب مولوی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا ہے۔ کہ خدارا انحصار ایمان و عقیدہ کو بچوں کا کھیل نہ بنائیں۔ ان پر بڑی ذمہ واری ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو عقاید احمدیہ کا سب سے بڑا مخالف بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو فاتح قادیان بھی لکھا کرتے ہیں۔ اگر فتح قادیان اور شکست مرزائیت ایسے ہی دل خوش کن۔ مگر بے جان و مغالطہ آمیز اعتراضات کی بنا پر ہے۔ تو مخالفت و تردید عقاید احمدیہ کی حقیقت معلوم۔

جناب مولوی صاحب شاید کبھی سنا ہوگا کہ ؎

وادیٔ عشق بسے دور و دراز است ولے
طے شود جادۂ صد سالہ بآہے گاہے

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خاکسار:- محمد عبد المجید قریشی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ امرتسر

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

باڑہ سندھ

یوم التبلیغ پر پراونشل انجمن احمدیہ سندھ نے سندھی زبان میں مطبوعہ اشتہارات شہر باڑہ اور نصیر آباد اور دیگر دیہات کے ہندوؤں میں تقسیم کئے۔

چک ۹۹ شمالی سرگودھا

پانچ گروہ بنائے گئے چک ۱۲۲ چک ۱۱۳ چک ۱۰۷ میں اور اسٹیشن ہٹہ یوالی پر خاص تبلیغ کی گئی غیر احمدی مخالفت کرتے رہے مگر ہندو توجہ سے سنتے رہے۔ ہندو کڑانہ جو ایک پہاڑی پر واقعہ ہے وہاں بھی بعض دوست گئے اور تبلیغ کی

خاکسار۔ سلطان احمد سکرٹری مال

سنگرور

مرسلہ ٹریکٹ خوب اچھی طرح تقسیم کردیئے گئے۔ خاکسار۔ رحمت اللہ

ساتان کولم جنوبی ہند

جماعت کے تین وفود بنائے۔ جنہوں نے پیدل اور بذریعہ کار مختلف اطراف میں بارہ بارہ۔ پندرہ پندرہ میل تک سفر کرکے غیر مسلموں خصوصاً عیسائیوں میں بزبان تامل سات سو کے قریب تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ نیز چھوٹے لڑکوں کے ایک وفد نے قصبہ کے گلی کوچوں اور اردگرد کے دیہات میں پھر کر ٹریکٹ تقسیم کئے۔

خاکسار۔ ایم۔ احمد

کوئٹہ

احباب جماعت نے شہر کوئٹہ کے مختلف حصوں میں پھر کر غیر مسلموں میں یوم التبلیغ منایا۔ تعلیم یافتہ اصحاب میں تقریباً ۱۵۰ ٹریکٹ و کتب تقسیم کی گئیں۔ ایک دوست شیخ فضل حق صاحب تاجر کتب نے غیر مسلموں میں ٹریکٹ و کتب کافی تعداد میں فروخت بھی کیں یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

خاکسار۔ عبد الحمید خان سکرٹری تبلیغ

رحیم یار خان

احباب نے مختلف قسم کے ٹریکٹ منڈی صادق آباد چک ۱۰۶ اور شہر رحیم یار خان کے بازار کوچوں اور سٹیشن پر تقسیم کئے۔ بعض ہندوؤں کے ساتھ زبانی گفتگو ہوئی۔ بحمد اللہ ہندوؤں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ شہر کے معزز افسر ڈسٹرکٹ جج کی خدمت میں انگریزی لٹریچر پیش کیا گیا۔ بعض مسلمانوں نے ہندوؤں کو اکسایا۔ مگر وہ شوق سے ہماری گفتگو سنتے رہے اور مزید مطالعہ کتب کا وعدہ کیا۔ ایک کٹڑ آریہ کو ٹریکٹ ابطال حقیقت وید دیا گیا۔ باوجودیکہ وہ ہمیشہ مخالفت کرتا رہتا ہے۔ وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکا۔

خاکسار۔ عبد اللطیف سکرٹری تبلیغ

سرائے نورنگ بنوں

جماعت نے یوم التبلیغ پر ٹریکٹ تقسیم کئے سکھوں اور ہندوؤں سے گفتگو ہوئی۔

خاکسار۔ (صاحبزادہ) محمد طیب

کوٹ رحمت خاں

یوم التبلیغ کو جماعت نے غیر مسلم احباب تک خدا کا پیغام پہنچایا۔ سکھوں اور عیسائیوں نے نہایت فراخدلی سے ہماری باتوں کو سنا۔ اور حسن اخلاق سے پیش آئے۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم شاد

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

جماعت کے دوستوں نے بصورت وفود اور فرداً فرداً دور و نزدیک کے دیہات میں سارا دن تبلیغ کی۔ سکھوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں میں ساٹھ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سعید الفطرت لوگوں نے ہماری باتوں کو نہایت غور سے سنا۔ اور بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار۔ قادر بخش سکرٹری تبلیغ

بنگہ ضلع جالندھر

احباب کے چھ وفود بنائے گئے دو نے خاص بنگہ میں اور باقی چار نے مختلف دیہات میں تبلیغ کی۔ لوگوں نے ہماری باتیں توجہ سے سنیں ۷۵ ٹریکٹ تقسیم کئے۔

خاکسار۔ غلام جیلانی خان

غریب آباد سکھر

جماعت کے چار وفود بنا کر شہر میں سارا دن تبلیغ کی گئی۔ ہندی اردو سندھی میں ٹریکٹ تقسیم کئے ایک دہریہ کے ساتھ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو ہوئی۔ جس کا اچھا اثر ہوا اور آئندہ سلسلہ کے لٹریچر کو مطالعہ کرکے اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ شہر کے معزز غیر مسلم لوگوں تک لٹریچر پہنچایا گیا۔

خاکسار۔ ثناء اللہ سکرٹری تبلیغ

سکھر

جماعت احمدیہ سکھر کے تمام دوستوں نے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یوم التبلیغ منایا وفود بنا کر شہر میں سارا دن تبلیغ کی گئی اردو، سندھی، ہندی لٹریچر بکثرت تقسیم کیا۔ بعض غیر مسلم معززین سے تبلیغی گفتگو بھی ہوئی جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے آئندہ سلسلہ کا لٹریچر پڑھ کر اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

ثناء اللہ سکرٹری تبلیغ

گنج لاہور

احباب کے ۸ وفود بنائے گئے جنہوں نے قریباً ڈیڑھ صد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور زبانی بھی تبلیغ کی۔ لوگوں نے بخوشی ہماری باتیں سنیں اور ٹریکٹ پڑھے قریباً ۵۰۰ آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

خاکسار۔ بدر الدین کٹانہ سکرٹری تبلیغ

ریویو

فلسطین (قیمت ۳؍) ہندوستان (قیمت ۳؍)

(ملنے کا پتہ:۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ مدراس)

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے حالات حاضرہ پر اردو میں چھوٹے چھوٹے پمفلٹ شائع کرنے کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ یہ رسالے بعض بڑے بڑے سیاستدانوں کے قلم کا نتیجہ ہیں۔ ان میں سے بعض رسالے جیکوسلواکیہ۔ عہد نامہ درسیلز۔ نو آبادیات۔ سلطنت برطانیہ۔ ہٹلر کے ڈھول کا پول۔ موجودہ جنگ کی اٹلس۔ ہندوستان۔ فلسطین وغیرہ تصنیف کئے گئے ہیں۔

رسالہ ”فلسطین“ جیمز پارک کے انگریزی رسالہ کا ترجمہ ہے۔ اس میں فلسطین کے مسئلہ سے متعلق واقعات۔ انگریزوں۔ عربوں اور یہودیوں کے تعلقات برطانوی انتداب کی تاریخ پر بحث کی گئی ہے۔ رسالہ میں فلسطین کے عقدہ کا کوئی حل تجویز نہیں کیا گیا۔ صرف عربوں اور یہودیوں کے دلائل پیش کئے ہیں۔ عربوں کے متعلق لکھا ہے ”سیاسی طور پر عربوں کے دلائل وزن دار ہیں۔ ملک میں ان کی زبردست اکثریت تھی۔ وہ حکومتیں جنہوں نے یہودیوں سے قومی وطن کا وعدہ کیا۔ وہ نہ تو فلسطین میں رہتی تھیں۔ نہ اس ملک کی مالک تھیں۔“

رسالہ ”ہندوستان“ میں جو ایل۔ ایف رشبروک ولیمز کے انگریزی پمفلٹ کا ترجمہ ہے۔ ہندوستانی قومیت کی ترقی اور نشوونما کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہاں بسنے والی مختلف اقوام کے سیاسی اور تہذیبی نقطۂ نگاہ کو واضح کیا گیا ہے۔ آخر میں اس سیاسی ترقی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو درجہ نو آبادیات تک پہنچنے کے راستہ پر کی گئی ہے۔

[illegible]

درخواست دعا اس عاجز کی لڑکی کے منہ پر دو جگہ پہلے اپریشن کیا گیا تھا۔ جس کو ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا ہے کل پھر اپریشن کیا گیا ہے۔ عزیزہ بہت سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔

نوٹس تنسیخ وصیت

مندرجہ ذیل اصحاب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر ایک ماہ کے اندر اندر انہوں نے اپنا بقایا صاف نہ کیا۔ تو ان کی وصایا منسوخی کیلئے مجلس میں پیش کردی جائینگی۔ ان احباب کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہے۔

(۱) مولوی قدرت اللہ صاحب مینجر مبارک آباد سندھ ع ۸۲۴
(۲) خواجہ محمد شریف صاحب اکال گڑھ ع ۲۹۷۰
(۳) نور محمد صاحب ماشکی امرتسر ع ۲۹۷۴
(۴) منشی محمد مستقیم صاحب سنور ع ۲۵۰۳
(۵) میاں شیر محمد صاحب زرگر سیدوالہ ع ۲۹۴۳
(۶) منشی قادر بخش صاحب لودھراں ع ۳۰۵۸
(۷) منشی محمد علی صاحب پٹواری چونڈہ ضلع سیالکوٹ ع ۲۷۴۸

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

بجٹ پورا نہ کرنے والی جماعتیں

حسب اعلان مندرجہ "الفضل" مورخہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۲۰ہش ذیل میں ان جماعتوں کے نام شائع کئے جاتے ہیں جنہوں نے جنوری ۱۹۴۱ء کے آخر تک اپنے نسبتی بجٹ چندہ کا ۵۰ فیصدی ادا نہیں کیا۔ عہدیداران جماعتہائے متعلقہ کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے ۳۱/۳/۴۱ سے پہلے اپنا تدریجی بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ جن جماعتوں کا چندہ پورا نہ ہو چکا ہو گا یا اس کے پورا ہونیکی امید نہ ہو گی ان کے نام امسال پھر مجلس مشاورت میں پڑھ کر سنائے جائیں گے۔

۱۔ امرتسر	۱۱۔ محمد آباد سندھ	۲۱۔ جہلم	۳۱۔ بشیر آباد سندھ
۲۔ لاہور	۱۲۔ گورداسپور	۲۲۔ پورٹ بلیر	۳۲۔ نصرت آباد
۳۔ محمود آباد فارم	۱۳۔ لاہور چھاؤنی	۲۳۔ مردان	۳۳۔ میرٹھ
۴۔ علی گڑھ	۱۴۔ شیخوپورہ	۲۴۔ ٹوپی	۳۴۔ لکھنؤ
۵۔ کلکتہ	۱۵۔ گوجرانوالہ	۲۵۔ ملتان	۳۵۔ الہ آباد
(۶) بنگال پراونس	۱۶۔ لائلپور	۲۶۔ منٹگمری	۳۶۔ بنارس
(۷) سیالکوٹ شہر	۱۷۔ جھنگ	۲۷۔ اوکاڑہ	۳۷۔ بھاگلپور
۸۔ راولپنڈی	۱۸۔ جھنگ مگھیانہ	۲۸۔ کپور تھلہ	۳۸۔ کٹک
۹۔ شملہ	۱۹۔ بھیرہ	۲۹۔ سکھر	۳۹۔ سونگڑہ
۱۰۔ کراچی	۲۰۔ گجرات	۳۰۔ نبی بخش و سندھ	۴۰۔ بمبئی

باقی دارد

(ناظر بیت المال)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۱۷:- منکہ میاں محمد لطیف ولد میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی پنشنر قوم چغتائی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال انگلستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ ۴۲۵ روپے ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد میری ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:- محمد لطیف بقلم خود

گواہ شد:- جلال الدین شمس امام مسجد لنڈن۔ گواہ شد:- میاں محمد شریف بقلم خود۔ ای۔ اے۔ سی۔ پنشنر قادیان دارالانوار

نمبر ۵۸۱۵:- منکہ امۃ الرشید زوجہ محمد اشرف صاحب قوم افغان ککے زئی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۱۳۲۰ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے کڑے طلائی چھ تولے بچھا۔ پہنچی طلائی چار تولے چوڑیاں طلائی ساڑھے تین تولہ ہار طلائی چار تولے نکلس طلائی ۱½ تولہ لاکٹ طلائی ایک تولہ۔ انگوٹھی طلائی ایک تولہ کلپ سوئی طلائی نصف تولہ بندے طلائی ایک تولہ پن ساڑھی نصف تولہ کل زیور وزن ۲۵ تولہ ہے جسکی قیمت اندازاً ۸۷۵ روپے بنتی ہے۔ اسکے علاوہ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ جو کہ فی الحال میرے شوہر ملک محمد اشرف صاحب کے ذمہ ہے۔ میں مندرجہ بالا رقم کی (جو ۲۸۷۵ روپے بنتی ہے) دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد بھی جو جائیداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ اگر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم میری وصیت کردہ رقم سے منہا تصور ہو گی۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ الامۃ

ضرورت

سندھ میں ہماری ایک اسٹیٹ کیلئے قابل اور دیانت دار مینجر کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواست میں اپنی لیاقت اور تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی ضرور لکھیں۔ کہ وہ کم از کم کس قدر تنخواہ لینے پر رضامند ہونگے۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سینڈیکیٹ قادیان

پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید لاہور جنہوں نے امرت دھارا اوشدھالیہ ۱۹۰۰ء میں قائم کیا جس کا بہم وال سالانہ جلسہ منایا جا رہا ہے

جن کی برقی صفت کامیابی مالک کی مہربانی کے ساتھ ان کی محنت و خاص تدابیر و ذہانت کا نتیجہ ہے۔ جس طرح انہوں نے ناموافق حالات میں آیور ویدک ادویات کو مشہور کیا۔ اور ہر دلعزیز بنایا۔ اس کی مثال کئی اشخاص کے لئے رہبری کا کام دے رہی ہے۔ ان کی ایجاد امرت دھارا سارے ہندوستان میں مشہور ہے۔ اور اس کو خاص و عام استعمال کرتے ہیں۔ لوگ اس کو گھر کا حکیم سمجھتے ہیں۔

امیر و غریب گاؤں والے یا شہری سب اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ دور و نزدیک کونے کونے میں یہ کیسے پہنچی ہے اس کی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ پہاڑوں کی دور افتادہ چوٹیوں پر سیاحوں نے اس کو دیکھا ہے۔ ایک فوجی ڈاکٹر کو تھوڑا عرصہ ہوا۔ سرحدی آدمی اغوا کرکے لے گئے وہ ڈاکٹر تھا۔ اس واسطے اس سے کام بھی لیتے تھے ایک اپریشن ڈاکٹر کو کرنا تھا۔ اس نے کہا کہ میرے پاس ٹنکچر آیوڈین نہیں۔ خون کو کیسے بند کیا جاوے گا۔ ان لوگوں نے کہا۔ اس کا فکر نہ کریں۔ امرت دھارا ہمارے پاس ہے۔ یہ سچا واقعہ بتلاتا ہے۔ کہ امرت دھارا بنی نوع انسان کی کتنی خدمت کر رہی ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید نے ۱۹۰۱ء میں امرت دھارا اوشدھالیہ کی بنیاد ڈالی۔ اور دنیا کے سامنے ایک نیا خیال پیش کیا۔ جس کو اب دنیا کے بڑے بڑے سائنس دان مانتے ہیں۔ کہ ایک دوائی بہت سی امراض کا علاج ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جب طبی اخبار جاری کیا۔ اور طبی کتب ان کی لکھی ہوئی شائع ہوئیں۔ تب لوگوں کو آپ کی طبی قابلیت۔ علمی ذہانت اور شوق تحقیقات کا پتہ چلا۔

اس وقت تک سات درجن طبی کتب لکھی جا چکی ہیں۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید کی مشہوری کی وجہ صرف یہی نہیں۔ بلکہ اور بھی کئی وجوہات ہیں۔ آپ اپنی خوبیوں سے شہر کی ایک معزز ہستی مانے جاتے ہیں۔ فنی۔ مذہبی اور مجلسی پبلک کے کاموں میں آپ نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ بہت سی سوسائٹیوں میں آپ کام کرتے ہیں اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ رفاہ عام میں خرچ بھی کرتے ہیں ۱۹۳۵ء میں تین لاکھ روپیہ کا ٹھاکر دت شرما دھرم ارتھ ٹرسٹ بنایا جس سے ہر مذہب و ملت کے حاجتمند فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آپکی زندگی سادہ، محنت سے کبھی گھبراتے نہیں سگریٹ تمباکو، چائے، قہوہ وغیرہ کسی چیز کی عادت نہیں۔ ورزش کے آپ شوقین ہیں۔ خود کرتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں اور ایسے ہی انتھک کام کرنیوالے ثابت ہوئے ہیں ہم انکو انکے کارخانہ کی بم ویں سالگرہ کے موقعہ پر دلی مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

پچیس ۲۵ ٹکٹ کلکٹروں اور پینتیس ۳۵ ٹرین کلرکوں گریڈ ۳۰۔ ۵۔۔ ۵۰۔ ۲/۵۔ ۶۰ کی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ عمر ۱۸ سے ۲۵ کو اٹھارہ سے پچیس ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے تعلیمی اوصاف میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف کوئی امتحان ہے۔ درخواستیں ڈویژنل دفاتر میں زیادہ سے زیادہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تفصیلات جنرل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور ارسال کنندہ کا ایڈریس لکھا ہوا ہو مہیا کی جا سکتی ہیں۔ لفافہ کے بائیں بالائی گوشہ پر یہ الفاظ لکھنے چاہئیں۔
"Vacancies for Ticket Collectors and Train Clerks."

جنرل مینجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۲ مارچ۔ بلغاریہ کے برطانی سفیر صوفیہ سے روانہ ہوکر استنبول پہنچے۔ اور ایکسپریس ہوٹل میں ٹھہرے۔ ان کے ساتھ اس وقت ۷۶ آدمی تھے۔ ابھی سامان کھولا ہی جا رہا تھا۔ کہ دو خطرناک بم پھٹے۔ دھماکہ سے فرش تک اڑ گیا۔ استنبول کے برطانی قونصل جنرل شدید زخمی ہوئے۔ ۱۳ انگریز ہلاک اور ۱۴ مجروح ہوئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بم برطانی سفیر کے اسباب میں ان کی بلغاریہ سے روانگی پر ہی چھپا دیئے گئے تھے۔ پولیس نے استنبول کے سارے علاقہ کو گھیر رکھا ہے۔

دہلی ۱۲ مارچ۔ سر شاہ محمد سلیمان صاحب جج فیڈرل کورٹ انتقال کر گئے۔ پہلے آپ الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جج تھے۔ اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر تھے۔ آپ مشرق کے ایک مسلم نامور ماہر ریاضی دان تھے۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ ماسکو ریڈیو سے بلغاریہ کے بادشاہ اور گورنمنٹ پر شدید لے دے ہو رہی ہے۔ اور انہیں غدار کہا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ہفتہ سے عوام کے لئے آہنی پناگاہیں مہیا کی جائیں گی۔ جنہیں ہر ہفتہ ۵۰ ۷ کی رفتار سے تقسیم کیا جائے گا۔ وزارت زراعت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی کے جنگی قیدیوں سے کھیتوں میں کام لیا جائے گا۔

لنڈن ۱۳ مارچ گذشتہ رات برطانی بمباروں نے برلن۔ ہمبرگ اور بریمن پر ایک شدید حملہ کیا۔ کہ اس سے قبل نہ کیا تھا۔ اس حملہ میں نئی قسم کے بمبار استعمال کئے گئے جو تین گنا زیادہ بم لے جا سکتے ہیں۔ جرمن طیاروں نے بھی برطانیہ پر شدید حملہ کی کوشش کی۔ مگر برطانیہ کی نئی قسم کی اینٹی ایئرکرافٹ توپوں نے ان کو سخت نقصان پہنچایا۔ تو طیارے گرائے گئے۔ امریکہ سے لڑائی کا جو سامان آتا ہے۔ وہ شمال مشرقی بندرگاہوں میں اتارا جاتا ہے۔ کل جرمن طیاروں نے ان بندرگاہوں پر حملہ کیا۔ تا سامان اتارنے کے کام میں رکاوٹ ڈال سکیں۔ مگر انہیں خاطر خواہ کامیابی نہ ہو سکی۔

واشنگٹن ۱۳ مارچ۔ امداد کا بل پاس کرنے پر جرمنی اور اٹلی نے امریکہ کو جو دھمکیاں دی ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ ہم جو سامان تیار کرتے ہیں۔ وہ بحیرہ اٹلانٹک میں غرق کرنے کے لئے نہیں کرتے۔ بلکہ اسے منزل پر پہنچا کے رہیں گے۔ ہر امریکن محسوس کرتا ہے کہ اس بل سے دنیا میں امن قائم ہوگا لیکن اگر اس کا نتیجہ لڑائی ہو۔ تو ہم لڑنا بھی جانتے ہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ امریکہ کبھی لڑائی میں نہیں کودے گا اس بل کے ماتحت جو کام ہوگا۔ اس کی نگرانی کے لئے صدر روزویلٹ نے مسٹر ہیری ہین کو اپنا خاص نمائندہ مقرر کرکے لنڈن بھیجا ہے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ ناروے بلجیم۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک۔ یونان اور برطانیہ کے لوگوں نے آئرس بوئنس میں ایک کمیٹی قائم کر رکھی ہے جس نے امداد کا بل پاس ہو گئے پر صدر روزویلٹ کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

لنڈن ۱۳ مارچ بلقانی ممالک میں نازی ہنگاموں کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ بلغاریہ میں نازی بہت جھوٹی افواہیں پھیلا رہے ہیں مقصد یوگوسلاویہ کو مرعوب کرنا ہے یونان کے اخبار لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے ہر خطرہ کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ترکی کے اخبار بھی لکھتے ہیں۔ کہ کوئی ترک لڑائی سے نہیں ڈرتا۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ آسٹریلیا کے قائم مقام وزیراعظم نے اعلان کیا ہے کہ آسٹریلین پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس عنقریب بلایا جائے گا۔

بمبئی ۱۳ مارچ۔ ماڈریٹ لیڈروں کی کانفرنس آج سر سپرو کی صدارت میں یہاں شروع ہوئی۔ اس کا کھلا اجلاس غالباً کل ہوگا۔

دہلی ۱۳ مارچ۔ جنگی قرضوں میں گذشتہ ہفتہ تک ہندوستان سے ۵۲ کروڑ ۳۲ لاکھ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔

دہلی ۱۳ مارچ۔ پہلے ہندوستان کے لئے بورک ایسڈ انگلستان سے آتا تھا۔ اب تجویز ہے کہ تبت سے کچی بورک لے کر ہندوستان میں بورک ایسڈ تیار کیا جائے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات جرمنی کا ایک تباہ کن جہاز تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا۔ تارپیڈو جہاز کے پچھلے حصہ پر لگا اور جہاز غرق ہو گیا۔

دہلی ۱۳ مارچ سر شاہ محمد سلیمان صاحب کی وفات پر تمام ہندوستان میں اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ لاہور۔ ناگ پور۔ اور پٹنہ ہائیکورٹوں نے آپ کی قانونی اور علمی خدمات کو سراہا ہے

بمبئی ۱۳ مارچ۔ ماڈریٹ لیڈروں کی جو کانفرنس سر تیج بہادر سپرو کی صدارت میں ہو رہی ہے۔ اس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں برطانیہ کی بہادری کی تعریف کرتے ہوئے ان سپاہیوں کو خراج تحسین ادا کیا گیا ہے جنہوں نے مشرق وسطیٰ میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد کہا گیا ہے کہ ہندوستان کو حفاظت کے معاملہ میں اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونا چاہئے اور نہ صرف اپنی بلکہ انگریزوں کی بھی مدد کرنی چاہئے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ انگریزی فوج کے جو دستے سمالی لینڈ میں دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں وہ جیجگا سے اب صرف ستر میل کے فاصلہ پر رہ گئے ہیں۔ اگر جیجگا پر انگریزی فوجوں کا قبضہ ہو گیا تو بربرہ کی اطالوی فوج کا رستہ بند ہو جائے گا۔ اس علاقہ میں انگریزی فوجوں نے بعض دفعہ ایک ایک دن میں چالیس میل سے بھی زیادہ فاصلہ طے کیا ہے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ افریقہ میں ان دنوں جو ہندوستانی سپاہی لڑ رہے ہیں۔ میڈیکل افسروں نے ان کے متعلق یہ رپورٹ شائع کی ہے۔ کہ ان کی صحت بہت اچھی ہے۔ اور جو سپاہی بیمار یا زخمی ہیں وہ بھی بہت جلد اچھے ہو جائیں گے

لنڈن ۱۳ مارچ مشرقی افریقہ میں کیرن کے گرد ہماری فوج روز بروز زیادہ کامیابی سے محاصرہ کرتی جا رہی ہے

لنڈن ۱۳ مارچ۔ ترکی کے وزیر اعظم نے اپنی گورنمنٹ کی پالیسی کے بارہ میں حال ہی میں ایک اعلان کیا ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے ترکی کا ایک نیم سرکاری اخبار لکھتا ہے ترکی لڑائی کے خطرہ سے بے خبر نہیں۔ ہم لڑائی کے لئے تیار ہیں اور وقت آنے پر ثابت ہو جائے گا۔ کہ سپاہیوں کی طرح اس کے شہریوں کے حوصلے بھی بہت بڑھے ہوئے ہیں۔

دہلی ۱۳ مارچ گورنمنٹ آف انڈیا کا ایک اعلان مظہر ہے کہ حکومت ان امیدواران ملازمت کے حقوق کا خاص طور پر خیال رکھے گی جو لام پر جا چکے ہوں۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ جو امیدوار لڑائی کے میدان میں کام کر چکے ہوں گے انہیں خالی اسامیوں پر لگا لیا جائیگا۔ صرف اتنی شرط ہے کہ ان کے کمانڈر نے ان کو یہ سرٹیفکیٹ دیا ہو کہ انہوں نے لڑائی میں اچھا کام کیا ہے

لنڈن ۱۳ مارچ ادڑیا کی تازہ خبروں سے ان ہندوستانیوں کی بہادری کے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی